یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ بالکل درست ہیں۔قرآن مجید نے ان دونوں صداقتوں کو اپنی اپنی جگہ تسلیم کیا ہے۔قرآن ایک طرف یہ کہتا ہے: ﴿**وما تسقط من ورقة الا يعلمها**﴾[الانعام:۵۹] ''اللہ کے علم کے بغیر درخت کا کوئی ایک پتہ بھی نہیں گرتا۔'' دوسری طرف اس حقیقت کا بھی واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے: ﴿**كل امرئ بما كسب رهين ۞**﴾ (الطور:۲۱) اور: ﴿**كل نفس بما كسبت رهينة ۞**﴾ (المدثر:۸۳) ''ہر جان اپنے کاموں کے ہاتھوں گروی ہے۔''

یعنی اللہ عزوجل کی ہمہ گیر قدرت، وسیع اختیار اور ناقابلِ ردمشیّت کے باوجود اس نے خود اپنے اختیار، خود اپنی مشیّت اور خود اپنی مرضی سے انسان کو عمل و ترکِ عمل، ارادہ خیر و شر اور اخلاص و ریاکاری میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ ﴿**انا هديناه السبيل اما شاكراً واما كفوراً ۞**﴾ (الدھر:۳) ''ہم نے راہ دکھلا دی، وہ شکر گزار بن جائے یا ناشکرا۔''

❁❁❁❁❁❁❁❁

کون سا مشروب بہتر ہے؟

دنیا میں بے شمار مشروبات ہیں، ایک سے ایک بڑھ کر لذیذ، مفرح و مقوی اور روح افزا۔اور کچھ ٹھنڈی بوتلیں ہیں جن کو محض فیشن کے طور پر پیا اور پلایا جاتا ہے۔لیکن ایک مشروب ایسا ہے جس سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔یہ وہ مشروب ہے جس کے پینے میں بڑی فضیلت ہے۔یہ مشروب دنیا کے مشروبات میں سب سے عمدہ ہے۔اہم بات یہ ہے کہ اس مشروب کو نوش فرمانے کے لیے کوئی موسم مقرر نہیں، نیز اس کو پینے کی عادت کرنے والا ''پہلوان'' بن جاتا ہے۔سب سے بڑھ کر مزیدار بات یہ ہے کہ اس کو پی لینے سے روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔انسان کو جب کسی پر غصہ آتا ہے تو اس کا خون جوش مارنے لگتا ہے، دل میں ہیجان بپا ہو جاتا ہے۔اس کا تقاضا ہوتا ہے کہ مارو، پیٹو، پوری طرح بے عزتی کرو، جس قدر ممکن ہو نقصان پہنچاؤ۔

ایسے موقع پر ایک ایماندار انسان کو چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت پر عمل کرے جو آپ ﷺ نے ایک صحابی کی درخواست پر بار بار ارشاد فرمائی تھی: ''**لا تغضب، لا تغضب، لا تغضب**'' [بخاری] ایک اور فرمان اقدس میں ہے: ''**ليس الشديد بالصرعة، انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب**'' ''یعنی پہلوانی یہ نہیں کہ انسان دوسرے کو پچھاڑ دے، بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کی حالت میں شیطان کے پھندے میں نہ آئے اور اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے۔'' ہمیں چاہیے کہ ہر موسم میں یکساں استعمال کے لائق اس مشروب کو کبھی نہ بھولیں۔

محمد طاہر اعظم۔ گربی کھور

قسم الترجمہ (دوسری اور آخری قسط)

ہوش کرو قابل رحم جوانو !!

فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن العباد - حفظہ اللہ - کی کتاب
"ویحکم ...... أفیقوا أیھا الشباب!!" کا اردو ترجمہ

سابقہ شریعتوں میں اقدام قتل کی سنگینی :

۱۔ اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے (قابیل) کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿فطوعت له نفسه قتل أخيه فقتله فأصبح من الخاسرين﴾ [المائدۃ: ۳۰] "پس اُسے نفسِ (امّارہ) نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کرلیا، تو وہ اسے قتل کر بیٹھا۔ پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگیا۔"

۲۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿من أجل ذلك كتبنا على بني اسرائيل أنه من قتل نفسا بغير نفس أو فساد في الأرض فكأنما قتل الناس جميعا ومن أحياها فكأنما أحيا الناس جميعا﴾ [المائدۃ: ۳۲] "اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم مقرر فرمادیا کہ جو کوئی کسی جان کے بدلے (قصاص) یا زمین میں فساد مچانے (ڈاکہ زنی) کے بغیر کسی انسان کو قتل کرتا ہے، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا ہے۔ اور جو کسی (بے گناہ) انسان کی جان بچالے، تو گویا اس نے تمام بنی نوع آدم کو زندگی بخشی ہے۔"

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کی وضاحت میں) فرمایا ہے: "لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل" [بخاری: ۳۳۳۵، مسلم: ۱۶۷۷] "جو بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو آدم علیہ السلام کے پہلے (قاتل) بیٹے کو اس کے خون کا ایک حصہ (گناہِ قتل) ملتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کو رائج کیا۔"

۴۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام پر

اعتراض فرمایا: ﴿أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا﴾ [الكہف: ۷۴] "کیا آپ ایک بے گناہ شخص کو کسی جان کے بدلے کے بغیر ہی قتل کر چکے!؟ یقیناً آپ بہت سنگین اقدام کر بیٹھے ہیں۔"

۵۔ اور اسی پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق: ﴿فاستغاثه الذي من شيعته على الذي من عدوه فوكزه موسى فقضى عليه قال هذا من عمل الشيطان انه عدو مضل مبين ۝ قال رب اني ظلمت نفسي فاغفر لي فغفر له انه هو الغفور الرحيم﴾ [القصص: ۱۵، ۱۶] "پس انہی کے حامی گروہ (بنی اسرائیل) کے ایک آدمی نے اس شخص کے خلاف فریاد کی جو اس کی دشمن قوم (قبطیوں) میں سے تھا، تو موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا مارا تو اس کا کام تمام ہوگیا۔ پس انہوں نے فرمایا: "یہ دراصل شیطان کا کام ہے، بے شک وہ واضح طور پر گمراہ کن دشمن ہے۔" انہوں نے دعا فرمائی: (اے میرے رب!) بیشک میں (قتل کر کے) اپنے آپ پر ظلم کر چکا ہوں، پس مجھے معاف فرما۔ پس اللہ نے اسے بخش دیا، بیشک وہ خوب بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

۶۔ سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہا: "اے عراقیو! تم لوگ کس قدر صغائر کے بارے میں پوچھنے والے اور کس قدر کبائر کا ارتکاب کرنے والے ہو! میں نے اپنے والد صاحب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "بیشک فتنہ اُس طرف سے آئے گا" یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا "جس طرف سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوں گے۔" اور تم لوگ ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔" [مسلم: ح ۲۹۰۵]

دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو شخص کو جو قتل کیا وہ قتل خطا (غیر ارادی) تھا۔ اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿و قتلت نفسا فنجيناك من الغم و فتناك فتونا﴾ [طہ: ۴۰] "اور آپ ایک شخص کو قتل کر بیٹھے، پھر ہم نے آپ کو اس پریشانی سے نجات عطا کی اور آپ کو آزمائشوں میں مبتلا کر دیا۔"

۷۔ سالم بن عبداللہ کے بیان: "ما أسألكم عن الصغيرة وأركبكم للكبيرة!!" میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ایک عراقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مچھر کے خون کے بارے میں فتویٰ پوچھا، آپ نے اہل مجلس سے کہا: "اس شخص کو دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ حالانکہ یہی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (حسین رضی اللہ عنہ) کو (اشہر الحرم میں) قتل کر چکے ہیں۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "یہ دونوں (حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ) دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں۔" [بخاری: ح ۳۷۵۳]

۸۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وإذ أخذنا ميثاقكم لا تسفكون دماءكم ولا تخرجون

أنفسكم من دياركم ثم أقررتم وأنتم تشهدون ﴾ [البقرة: ٨٤] ''اور وہ وقت یاد رکھنے کے قابل ہے جب ہم نے تم (بنی اسرائیل) سے پختہ عہد لیا تھا کہ تم ایک دوسرے کا خون نہ بہاؤ گے اور اپنے لوگوں کو ان کے گھروں سے بے دخل نہ کرو گے۔ پھر تم لوگوں نے اس کا اقرار کر لیا اور تم اس کے گواہ بنے۔''

۹۔ نیز فرمایا: ﴿ وكتبنا عليهم فيها أن النفس بالنفس والعين بالعين والأنف بالأنف والأذن بالأذن والسن بالسن والجروح قصاص ﴾ [المائدة: ٤٥] ''اور ہم نے ان (یہود) پر اس (تورات) میں یہ فرض کر دیا تھا کہ یقیناً جان کا بدلہ (قصاص) جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ ہے اور ناک کا بدلہ ناک ہے، کان کا بدلہ کان ہے، دانت کا بدلہ دانت ہے، اور زخموں کا بھی بدلہ (شریعت میں) مقرر ہے۔''

مسلمان کا اپنے آپ کو ہلاک کرنا (خودکشی) اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

[ا] جان بوجھ کر خودکشی کرنا:

ا۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ يأيها الذين امنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما ۝ ومن يفعل ذلك عدوانا وظلما فسوف نصليه نارا وكان ذلك على الله يسيرا ۝ ﴾ [النساء: ٢٩، ٣٠] ''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھایا کرو، سوائے اس طرح کہ باہمی رضامندی سے تجارت کی جائے۔ اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ خوب رحم فرمانے والا ہے۔ اور جو کوئی سرکشی اور ظلم کے ساتھ ایسا اقدام (خودکشی) کرلے تو ہم جلد ہی اسے تپانے کے لیے جہنم میں ڈال دیں گے، اور یہ کام اللہ پاک پر نہایت آسان ہے۔''

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''**من قتل نفسه بشئ في الدنيا عذب به يوم القيامة**''۔ [بخاری: ٦٠٤٧، مسلم: ١٧٦ عن الثابت بن الضحاك رضي الله عنه] ترجمہ: ''جس شخص نے جس چیز کے ذریعے دنیا میں اپنے آپ کو ہلاک کر دیا، اُسے روزِ قیامت اِسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔''

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيها خالداً مخلداً فيها أبداً، ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبداً، ومن قتل**

نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبداً" [بخاری: ۵۷۷۸، مسلم: ۱۷۵] "**جس شخص نے پہاڑ سے کود کر خودکشی کرلی تو وہ دوزخ کی آگ میں جائے گا، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ چھلانگیں ہی لگاتا رہے گا۔ اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اس کے گھونٹ پر گھونٹ پیتا رہے گا۔ اور جس نے کسی آہنی اسلحے سے خودکشی کرلی تو اس کا اسلحہ اسی کے ہاتھ میں رہے گا، وہ آتش دوزخ میں اسے ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا، وہاں سے رہائی نہ پاسکے گا۔**"

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "**الذي يخنق نفسه يخنقها في النار، والذي يطعنها يطعنها في النار**" [بخاری: ۱۳۶۵] "**جو اپنا گلا گھونٹ لے (خودکشی کرے) وہ دوزخ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، اور جو کوئی اسلحہ چبھوئے وہ جہنم میں اپنے آپ کو اسلحہ چبھوتا رہے گا۔**"

۵۔ ایک روایت میں یہ عبارت بھی ہے: "**والذي يتقحم فيها يتقحم في النار**" [مسند احمد: ۹۶۱۸] "**جو شخص اپنے تئیں (آگ یا پانی میں) غرق کرے (ہلاک کرے) وہ ہمیشہ نار جہنم میں غوطے ہی لگاتا رہے گا۔**"

۶۔ حسن بصریؒ کا بیان ہے کہ ہمیں جندب ؓ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی اور ہم اسے بھولے نہیں اور آئندہ بھی ہمیں بھولنے کا اندیشہ نہیں۔ اور ہمیں یہ خدشہ بھی نہیں کہ جندب ؓ رسول اللہ ﷺ پر کوئی جھوٹ باندھے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**كان برجل جراح فقتل نفسه، فقال الله: بدرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنة**" [بخاری: ۱۳۶۴، مسلم: ۱۸۰] "**ایک آدمی کو زخم لگا تھا تو (تنگ آکر) اس نے خودکشی کرلی۔ اللہ پاک نے فرمایا: میرا بندہ اپنی جان لینے میں مجھ سے سبقت لے گیا ہے، میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔**"

۷۔ جابر بن سمرۃ ؓ سے روایت ہے کہ "**ایک آدمی کو چوٹ لگی تھی وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اور چوڑے پھل کا ایک تیر نکال لیا، پھر اس سے اپنا گلا کاٹ لیا، تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔**" [صحیح ابن حبان وغیرہ، علامہ البانیؒ نے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔]

[۲] غلطی سے انسان کا اپنے ہاتھ سے ہلاک ہونا:

ہاں جس شخص سے غیر ارادی طور پر ایسی کوئی غلطی سرزد ہو جائے یا لاعلمی سے ایسا واقعہ رونما ہو جائے جس کے

نتیجے میں وہ وفات پا جائے، تو اس کا عذر قابل قبول ہے اور وہ گناہگار نہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

۱۔﴿ وليس عليكم جناح فيما أخطأتم به ولكن ما تعمدت قلوبكم ﴾ [الاحزاب: ۵] ترجمہ ''اور غیر ارادی غلطی تم سے سرزد ہو جائے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن جس کا تمہارے دلوں نے قصد کر کے انجام دیا (اسی میں گناہ ہے)۔''

۲۔﴿ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا﴾[البقرۃ: ۲۸۶] ''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک کر، یا بلاارادہ غلطی سرزد ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ کیجئے۔'' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام ؓ نے یہ قرآنی دعائیں کیں تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ''قد فعلت'' [مسلم: ۱۲۶] ''یقیناً میں نے ایسا کر لیا۔'' (یعنی ایسے قصور سے درگزر کرنے کا فیصلہ فرمالیا۔)

مسلمان کا ناحق قتل : مسلمان کا قتل برحق بھی ہو سکتا ہے اور ناحق بھی۔

قتل برحق قصاص یا حد کے طور پر ہوتا ہے۔ اور قتل ناحق کی دو صورتیں ہیں: جان بوجھ کر قتل کرنا یا غلطی سے قتل ہو جانا۔

[أ] **قتل عمد**: اللہ پاک نے مسلمان کے قتل عمد سے متعلق ارشاد فرمایا:

۱۔ ﴿ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه وأعد له عذابا عظيما ۞ ﴾[النساء: ۹۳] ''اور شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر ناراض ہوگا اور اس پر لعنت فرمائے گا اور اس کے لیے بڑا ہولناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

۲۔ ﴿ والذين لا يدعون مع الله إلٰها اٰخر ولا يقتلون النفس التى حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذٰلك يلق أثاما ۞ يضٰعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا ۞ إلا من تاب واٰمن وعمل عملاً صالحا فأولٰئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما ۞ ﴾[الفرقان: ۶۸۔۷۰] ''اور (رحمان کے خاص بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کو ہلاک کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ زنا کا ارتکاب بھی نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے وہ سخت وبال پائے گا۔ اس کے لیے روز قیامت عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اسی عذاب میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہے گا۔ سوائے ان کے جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں، تو یہی وہ

لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ پاک نیکیوں سے بدلیں گے، اور اللہ پاک خوب بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

۳۔ نیز اللہ پاک نے سورة الانعام: ۱۵۱، اور الاسراء (بنی اسرائیل): ۳۳ دونوں میں یہ حکم نازل فرمایا: ﴿ولا تقتلوا النفس التی حرم الله إلا بالحق......﴾ ''اور ایسے شخص کو قتل نہ کرو، جسے اللہ نے حرمت والا قرار دیا ہے، سوائے شرعی حق (قصاص یا حد) کے۔''

۴۔ ﴿ولا تقتلوا أولادكم من إملاق نحن نرزقكم وإياهم﴾ [الانعام: ۱۵۱] ''اور غربت وافلاس کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔''

۵۔ ﴿ولا تقتلوا أولادكم خشية إملاق نحن نرزقهم وإياكم إن قتلهم كان خطئا كبيرا ۝﴾ [الاسراء: ۳۱] ''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہلاک مت کرو، ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ یقیناً ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔''

۶۔ ﴿قد خسر الذين قتلوا أولادهم سفها بغير علم وحرموا ما رزقهم الله افتراءً على الله قد ضلوا وما كانوا مهتدين ۝﴾ [الانعام: ۱۴۰] ''یقیناً وہ لوگ گھاٹے میں پڑ گئے جنہوں نے حماقت میں آ کر جہالت سے اپنی اولاد کو قتل کر ڈالا، اور جو روزی اللہ نے انہیں عطا کی تھی، اسے اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہوئے اپنے اوپر حرام کر دیا۔ یقیناً یہ لوگ بھٹک گئے اور وہ ہدایت پانے والے ہی نہ تھے۔''

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء**'' [بخاری: ۶۸۶۴۔ مسلم: ۱۶۷۸] ''قیامت کے دن لوگوں کے مابین معاملات میں سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں مسلمانوں کے خون، مال اور آبرو کی حرمت انتہائی تاکید کے ساتھ بیان فرمائی۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دسویں ذی الحجہ کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ کے مبارک الفاظ یہ تھے: ''**أتدرون أى يوم هذا**؟'' ''جانتے ہو آج کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی تو ہم نے خیال کیا شاید آپ اس دن کا نام بدلنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **أليس يوم النحر**؟ کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے عرض کیا: ''کیوں نہیں!'' پھر آپ نے دریافت کیا: **أى شهر هذا**؟ ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم

نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔'' آپ نے اتنا سکوت فرمایا جس سے ہمیں گمان ہونے لگا کہ آپ کوئی نیا نام تجویز فرمائیں گے۔

پھر ارشاد فرمایا: ''**أ ليس ذو الحجة** ؟'' ''**کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں؟**'' ہم نے عرض کیا: ''کیوں نہیں۔''

پھر آپ نے سوال کیا: ''**أي بلد هذا** ؟'' ''**یہ کون سا شہر ہے؟**'' ہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول ہی خوب آشنا ہیں۔'' آپ ﷺ نے اتنا وقفہ فرمایا جس سے ہمیں نام میں تبدیلی کا شک ہونے لگا، پھر فرمایا: ''**أ ليست بالبلدة الحرام** ؟'' ''**کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟!**'' ہم نے عرض کیا: ''کیوں نہیں۔''

(اس طویل تمہید کے بعد) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**فإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا، في شهركم هذا، في بلدكم هذا إلىٰ يوم تلقون ربكم**'' ''**بے شک تم لوگوں کا خون، تمہارا مال اور آبرو ایک دوسرے پر بالکل اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (یوم النحر) کی حرمت اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور اس شہر (مکہ مکرمہ) میں ہے، اور (ایک دوسرے کی جان، مال اور آبرو کی) یہ حرمت مسلسل اس دن تک کے لیے ہے جس میں تم اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوں گے۔**''

آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''**ألا هل بلغت** ؟'' ''**سنو!! کیا میں نے وضاحت سے بات پہنچادی ہے؟**'' لوگوں نے عرض کیا: ''جی ہاں، ہم تک بات پہنچ گئی۔'' آپ نے فرمایا: ''**اللهم اشهد**'' ''**اے اللہ! گواہ رہنا**'' پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''**فليبلغ الشاهد الغائب، فرب مبلَّغ أوعىٰ من سامع، فلا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض**'' ''**پس حاضر لوگ یہ احکام غائب لوگوں تک پہنچادیں۔ پس کتنے ہی لوگ ہیں جن تک بات پہنچتی ہے وہ (براہ راست) سننے والے سے زیادہ اسے سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ پس میرے بعد کفر کا کام نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جائیں۔**''

[بخاری: ٦٧، ١٧٤١۔ مسلم: ١٦٧٩] یہی تاکیدی حرمت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں [١٧٣٩، ٧١٤٢] اور جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم [١٢١٨] میں بھی وارد ہوئی ہے۔

٩۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''**اجتنبوا السبع الموبقات**'' ''**سات ہلاکت انگیز سنگین گناہوں سے اجتناب کرو۔**'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! وہ کون

کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "**الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ إلا بالحق، وأکل الربا وأکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات**" [بخاری: ۲۷۶۶، مسلم: ۱۴۵] "**اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ میں منہ پھیر کر بھاگنا، اور ایسی پاک دامن مؤمنہ عورتوں پر بہتان باندھنا جو شک وشبہ والے امور سے بالکل بے تعلق ہوں۔**"

۱۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لن یزال المؤمن فی فسحة من دینه ما لم یصب دما حراما**" [بخاری: ۶۸۶۲، ۶۸۶۳] "**ایماندار شخص ہمیشہ اپنے دین سے متعلق گنجائش میں رہتا ہے (مغفرت کا موقع پاتا ہے) جب تک وہ ناحق خون بہانے کا مرتکب نہ ہو۔**"

اس کا راوی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے: "یقیناً ناجائز خون بہانا ان سنگین معاملات میں سے ہے، جن میں پڑنے والا وہاں سے نکلنے کا موقع گنوا دیتا ہے۔"

۱۱۔ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مبارک مجلس میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "**تبایعونی علی أن لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ إلا بالحق، فمن وفی منکم فأجره علی اللہ ومن أصاب شیئا من ذٰلک فعوقب به فهو کفارة له ومن أصاب شیئا من ذٰلک فستر اللہ علیه فأمره إلی اللہ إن شاء عفا عنه وإن شاء عذبه**" [بخاری: ۱۸، مسلم: ۱۷۰۹]

"**آپ لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کریں گے کہ آپ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں گے، زنا نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، اللہ کی طرف سے حرام کردہ کسی جان کو اس کے شرعی حق کے بغیر قتل نہ کریں گے۔ جو کوئی ان وعدوں پر قائم رہا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا' پھر اسے اس کی شرعی سزا (قصاص، دیت یا حد) دی گئی تو یہی اس کا کفارہ ہوگا۔ اور جس سے ان میں سے کوئی گناہ سرزد ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے جرم پر پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہوگا، اگر وہ چاہے تو درگزر فرمائے اور اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے۔**"

۱۲۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "**من حمل علینا السلاح فلیس منا**" [بخاری: ۶۸۷۴، مسلم: ۱۶۱] "**جو ہمارے (اہل اسلام کے) خلاف اسلحہ اٹھائے وہ ہم مسلمانوں میں**"

سے نہیں ہے۔"

۱۳۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لا یحل دم امرئ مسلم یشھد أن لاإله إلا الله وأنی رسول الله إلا بإحدی ثلاث: النفس بالنفس و الثیب الزانی والمفارق لدینه التارک للجماعة**" [بخاری: ٦٨٧٨، مسلم: ١٦٧٦] "جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے، اس کا خون بہانا حلال نہیں مگر تین میں سے ایک جرم کی پاداش میں: جان کے بدلے جان (قصاص) اور شادی شدہ زنا کار اور دین حق سے جدا ہو کر جماعت اہل اسلام کو ترک کرنے والا۔ (مرتد)"

۱۴۔عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**سباب المسلم فسوق وقتاله کفر**" [بخاری: ٤٨، مسلم: ١١٦] "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔"

۱۵۔عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**أبغض الناس إلی الله ثلاثة: ملحد فی الحرم ومبتغ فی الإسلام سنة الجاهلیة ومطلب دم امرئ بغیر حق لیهریق دمه**" [بخاری: ٦٨٨٢] "تمام لوگوں میں سے تین قسم کے افراد اللہ کے ہاں سب سے بڑھ کر ناپسند ہیں: حدود حرم میں بے دینی اختیار کرنے والا، دور اسلام میں زمانہ جاہلیت کے رسم و رواج اپنانے کا خواہشمند، اور ناحق کسی شخص کے خون کا مطالبہ کرنے والا' تاکہ اس کو قتل کرنے کا موقع ملے۔"

اسلام میں قصاص کا حکم:

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿یأیها الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والأنثی بالأنثی فمن عفی له من أخیه شیء فاتباع بالمعروف وأداء إلیه بإحسان ذلک تخفیف من ربکم ورحمة فمن اعتدی بعد ذلک فله عذاب ألیم ۞ ولکم فی القصاص حیوة یأولی الألباب لعلکم تتقون ۞﴾ [البقرة: ١٧٨] "ایمان دارو! تم پر مقتولوں کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے: آزاد شخص کو آزاد کے بدلے، غلام کو غلام کے بدلے، اور عورت کو عورت کے، پھر جس (قاتل) شخص کے لئے اس کے بھائی (مقتول) کے حق میں سے کچھ معاف کیا جائے (قصاص کے بجائے دیت) تو

بھلائی کے ساتھ اسے طلب کرنا اور اس کی طرف عمدگی کے ساتھ ادا کرنا، یہی تمہارے رب کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ پس جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔ اور تمہارے لیے قصاص کی تنفیذ میں زندگی (کی حفاظت) ہے اے عقلمندو! تاکہ تم (قتل و خونریزی سے) پرہیزگاری اختیار کرو۔''

۱۷۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکے کو غفلت میں قتل کر دیا گیا تو فیصلہ کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا: '' لو اشترك فيها أهل صنعاء لقتلتهم '' ''اگر اس واردات میں صنعاء شہر کے سارے باشندے شریک ہوتے تو میں ان سب کو (قصاص میں) قتل کر دیتا۔''

مغیرہؒ نے اپنے باپ حکیم الصنعانیؒ سے روایت کی ہے کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا تھا۔ [بخاری : ٦٨٩٦]

قاتلِ مسلم کا انجام:

۱۸۔ حضرت جندب بن عبداللہؓ نے کہا: یقیناً انسانی بدن میں سے سب پہلے سڑنے والی چیز اس کا پیٹ ہے، پس جس شخص کے لیے بھی ممکن ہو کہ پاک وحلال کے سوا بالکل نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ پھر کہا: '' ومن استطاع أن لا يحال بينه و بين الجنة بملء كف من دم أهراقه فليفعل ''[بخاری : ٧١٥٢] '' جس کے لیے ممکن ہو کہ اس کے اور جنت کے درمیان مٹھی بھر بھی (ناحق) بہایا ہوا خون حائل نہ ہونے دیا جائے، تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔''

حافظ ابن حجرؒ نے کہا: معجم طبرانی میں یہ حدیث جندبؓ سے مرفوع وارد ہوئی ہے۔ اور اگر یہ مرفوع نہ بھی ہو تب بھی اسے مرفوع کا درجہ حاصل ہوگا، کیونکہ اس میں مسلمان کے ناجائز قتل (یا زخمی کرنے) پر نہایت سخت وعید ہے جو رائے و قیاس سے نہیں کہی جاسکتی۔ [فتح الباری: ١٣/ ١٣٩۔ ١٤٠]

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''**ومن خرج على أمتي يضرب برها وفاجرها ولا يتحاش من مؤمنها ولا يبقى لذي عهد عهده فليس مني ولست منه**'' [صحیح مسلم : ١٨٤٨] ''جو کوئی میری امت پر بغاوت کرتے ہوئے اس کے نیکو کاروں اور نافرمانوں کو مارنے لگے اور امت کے اہل ایمان کا بھی لحاظ نہ کرے اور کسی معاہدے والے (ذمی) کا معاہدہ پورا نہ کرے، تو اس کا مجھ

(ﷺ) سے اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔"

۞ اس سے آگے والی حدیثیں بخاری، مسلم کی نہیں۔ بلکہ الشیخ البانی- رحمہ اللہ- کی کتاب صحیح الترغیب والترہیب [١/ ٦٢٩ ـ ٦٣٤] سے لی گئی ہیں:

۲۰۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **لَزوالُ الدنيا أهون على الله من قتل مؤمن بغير حق ، ولو أن أهل سماواته وأهل أرضه اشتركوا في دم مؤمن لأدخلهم الله النار** " "بلاشک ساری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا اللہ کے ہاں کسی مؤمن کے ناحق قتل ہونے کی نسبت کہیں زیادہ ہلکا معاملہ ہے۔ اور اگر اُس کی تمام آسمانی اور تمام زمینی مخلوق کسی مؤمن کو ناحق قتل کرنے میں شریک ہوں تو یقیناً اللہ ان سب کو دوزخ میں داخل کر دے گا۔"

۲۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: " **لَزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم** " "یقیناً ساری دنیا کی تباہی اللہ پاک کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے ناحق قتل ہونے سے کہیں زیادہ ہلکا معاملہ ہے۔"

۲۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: " **قتل المؤمن أعظم عند الله من زوال الدنيا** " "مؤمن کا قتل ہونا اللہ کی بارگاہ میں ساری دنیا کی ہلاکت سے آسان تر ہے۔"

۲۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **لو أن أهل السمآء وأهل الأرض اشتركوا في دم مؤمن لأكبهم الله في النار** " "اگر تمام آسمان والے اور سارے زمین والے کسی ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں، تو یقیناً اللہ پاک ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں گھسیڑ دے گا۔"

۲۴۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: " **لو أن أهل السموات والأرض اجتمعوا على قتل مسلم لكبهم الله جميعا على وجوههم في النار** " "اگر سب آسمانی اور زمینی مخلوق کسی مسلمان کے قتل پر اکٹھے ہو جائیں تو اللہ ضرور ان تمام کو منہ کے بل دوزخ میں داخل فرمائے گا۔"

۲۵۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **كل ذنب عسى الله أن يغفره إلا رجل يموت كافرا أو الرجل يقتل مؤمنا متعمدا** " "ہر گناہ کے بارے میں اللہ

سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ معاف فرمائے گا، سوائے ایسے شخص کے جو کفر کی حالت میں مرجائے یا ایسا شخص جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کردے۔''

۲۶۔ ابوالدرداء ﷛ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''**کل ذنب عسى الله أن يغفره إلا الرجل يموت مشركا أو يقتل مؤمنا متعمدا**'' ''اللہ پاک سے امید ہے کہ ہر گناہ سے درگزر فرمائے گا، سوائے ایسے آدمی کے جو مشرک ہوکر مرجائے یا جو کسی مؤمن کو عمداً قتل کردے۔''

۲۷۔ ابوموسیٰ ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''**إذا أصبح إبليس بث جنوده فيقول: من أخذل اليوم مسلماً ألبسه التاج ، قال فيجيء هذا فيقول لم أزل به حتى طلق امرأته . فيقول أوشك أن يتزوج ، و يجئ هذا فيقول لم أزل به حتى عق والديه فيقول يوشك أن يبرهما ، ويجئ هذا فيقول لم أزل به حتى أشرك فيقول أنت أنت ، و يجئ هذا فيقول لم أزل به حتى قتل، فيقول أنت أنت و يلبسه التاج**'' ''جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے لشکروں (شیطانوں) کو پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے آج جو کسی مسلمان کو رُسوا کرآئے تو میں اسے خاص تاج پہناؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایک شیطان آکر اپنی رپورٹ دیتا ہے کہ میں اس (مسلمان) کے پیچھے پڑا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو ابلیس کہتا ہے: عنقریب وہ اور شادی کرے گا۔ ایک اور آکر کہتا ہے: میں اس کے ساتھ لگا تار چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے والدین کی نافرمانی کی، تو ابلیس کہتا ہے: اندیشہ ہے کہ وہ پھر ان سے حسن سلوک کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شیطان اپنا کارنامہ بیان کرتا ہے کہ میں اس سے چمٹا رہا حتی کہ اس نے شرک کا ارتکاب کیا، وہ خوش ہوکر کہتا ہے: ''ہاں تم ہی تم ہی (تاج کے مستحق ہو)''۔ اتنے میں ایک اور آکر کہتا ہے کہ میں اسے ورغلاتا رہا حتی کہ اس نے قتل کیا، تو ابلیس کہتا ہے: ''ہاں تو ہی (اس کا مستحق ہے) تو ہی''۔ پھر اسے تاج پہنادیتا ہے۔''

۲۸۔ اور عبادۃ بن الصامت ﷛ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**من قتل مؤمنا فاعتبط بقتله لم يقبل الله منه صرفا ولا عدلا**'' ''جس شخص نے کسی مؤمن کو ناحق یا بلا وجہ قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی توبہ یا فدیہ (یا فرض ونفل عبادت) قبول نہ فرمائے گا۔'' خالد بن دہقانؒ نے یحی بن یحی الغسانیؒ سے ''اعتبط'' کا مطلب دریافت کیا تو اسؒ نے کہا: ''وہ لوگ جو فتنوں کے دوران لڑائی میں شریک ہوتے ہیں، اور ان کے

ہاتھ سے قتل کا ارتکاب ہوتا ہے۔ تو اس کا خیال ہوتا ہے کہ وہ اس قتل میں حق بجانب ہے۔☆ اس لیے وہ اس سنگین جرم پر اللہ سے مغفرت ہی طلب نہیں کرتا۔" (یعنی اپنے آپ کو قابل رشک مجاہد گردانتا ہے۔)

۲۹۔ ابو سعیدؓ نے نبی پاک ﷺ سے روایت کی ہے: "**يخرج عنق من النار يتكلم، يقول: وكلت اليوم بثلاثة: بكل جبار عنيد و من جعل مع الله إلٰها آخر ومن قتل نفسا بغير حق فينطوى عليهم فيقذ فهم فى غمرات جهنم**" "جہنم سے ایک بات کرنے والی گردن نکل آئے گی، جو کہے گی: آج مجھے تین قسم کے لوگوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے: ہر زبردست وسرکش کا اور ہر اس شخص کا جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو عبادت کے لائق ٹھہرائے اور ناحق قتل انسان کا ارتکاب کرنے والے کا۔" پھر وہ گردن انہیں دبوچ لے گی اور انہیں دوزخ کی گہرائیوں میں پھینک دے گی۔"

[ب] **قتل خطأ**: اور جس شخص کے ہاتھوں غلطی سے اور غیر ارادی طور پر یا حادثے میں کسی مؤمن کی موت واقع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم میں دیت اور کفارہ لازم فرمایا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ **وما كان لمؤمن أن يقتل مؤمنا إلا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلمة إلىٰ أهله إلا أن يصّدّقوا فإن كان من قوم عدو لكم وهو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة وإن كان من قوم بينكم وبينهم ميثاق فدية مسلمة إلىٰ أهله وتحرير رقبة مؤمنة فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين توبة من الله وكان الله عليما حكيما** ۞ ﴾ [النساء: ۹۲] "کسی ایمان والے کے لیے زیبا نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کر دے مگر غلطی سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو بلا ارادہ قتل کر دے تو وہ ایک مسلمان غلام آزاد کر دے

☆ کتابچے میں دونوں جگہ "فاغتبط" ہے۔ تصحیح کتب حدیث کے متداول نسخوں سے کی ہے۔ [سنن الترمذی: ۲/ ۲۴۷ کتاب الدیات، سنن النسائی: ۸/ ۵۸ باب العقول، سنن أبی داؤد: کتاب الفتن باب فی تعظیم قتل المؤمن ۴/ ۴۶۴-۴۶۵] "اعتبط" کا معنی بلاوجہ قتل کرنا ہے۔ جبکہ نقطہ والی غین کے ساتھ "فاغتبط" بھی معنوی طور پر درست ہے جس کی وضاحت یحییٰ الغسانیؒ نے کی ہے۔ واللہ اعلم (عبدالوہاب خان)

اور مقتول کے گھر والوں (وارثوں) کو دیت ادا کرے، سوائے اس صورت کے کہ وہ صدقہ کے طور پر دیت معاف کردیں (یارعایت دیں)، اگر مقتول خود مسلمان ہو لیکن وہ تمہاری دشمن قوم کا فرد ہو، تو ایک مسلمان غلام آزاد کردے۔ اور اگر مقتول ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہو جس سے تمہارا عہد وپیمان ہو تو اس کے خاندان والوں کو اس کی دیت ادا کرنا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ پس جسے غلام میسر نہ ہو وہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے لگاتار دو ماہ روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ خوب علم والا خوب حکمت والا ہے۔''

معاہد (ذمی) کو قتل کردینے کا بیان:

اس کی بھی عملاً دو صورتیں ہیں اور ہر صورت کا شرعی حکم الگ ہے:

[ا] **قتل عمد**: ذمی، معاہد اور مستأمن ☆ کو قتل کرنا حرام ہے۔ اور اس بارے میں سخت وعید وارد ہوئی ہے:

ا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "**من قتل نفسا معاهدا لم يرح رائحة الجنة، وإن ريحها توجد من مسيرة أربعين عاما**" [بخاری: ٣١٦٦] "جس نے کسی معاہدہ امن والے (ذمی) کو قتل کردیا وہ شخص جنت کی خوشبو ہی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔"

امام بخاریؒ نے کتاب الجزیۃ میں اس حدیث پر باب یوں باندھا ہے: "ایسے شخص کا گناہ جو کسی معاہد کو بغیر کسی جرم کے قتل کردے۔" اور کتاب الدیات میں: "اس آدمی کا گناہ جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کردے۔"

٢۔ اس حدیث کو امام نسائیؒ نے بایں الفاظ روایت کیا ہے: "**من قتل قتيلا من أهل الذمة لم يجد ريح الجنة وإن ريحها ليوجد من مسيرة أربعين عاما**" [حدیث ٤٧٥٠] ترجمہ:

☆ اسلامی ملک کے باجگزار کافر باشندے ذمی کہلاتے ہیں۔ کسی کافر قوم کا اہل اسلام کا ساتھ امن وصلح کا معاہدہ ہو تو اس قوم کے افراد معاہد ہوتے ہیں۔ اگر دارالاسلام کا کوئی مسلمان شخص کسی کافر پر ریاست مخالف سرگرمیوں یا جاسوسی میں ملوث نہ ہونے کی ضمانت دیتے ہوئے اس کو امن دینے کا اعلان کرے تو اسے مستأمن کہا جاتا ہے۔ (عبدالوہاب خان)

''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا، اگرچہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔''

۳۔امام نسائیؒ نے ایک اور صحابیؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**من قتل رجلا من أهل الذمة لم يجد ريح الجنة وإن ريحها لتوجد من مسيرة سبعين عاما**'' [السنن الصغرى : ٤٧٤٩] ''جس نے ذمیوں میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے پائی جاتی ہے۔''

۴۔ابو بکرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة**'' [أبوداؤد : ٢٧٦٠، نسائی : ٤٧٤٧ ، بإسناد صحيح] ''جس نے کسی معاہد کو بغیر کسی حقیقت کے قتل کر دیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔'' نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ''**أن يشم ريحها**'' [٤٧٤٨] ''اللہ نے اس پر جنت کی خوشبو سونگھنا بھی حرام کر دیا ہے۔''

اور لفظ حدیث ''**في غير كنهه**'' کا معنی یہ ہے کہ اسے قتل کرنے کے جواز والے وقت کے بغیر، یعنی معاہدہ امن کا مقررہ وقت ختم ہوئے بغیر قتل کر دے۔'' [یہ معنی امام منذریؒ نے الترغيب و الترهيب میں بیان کیا ہے: ۲/ ۶۳۵] منذریؒ کہتے ہیں کہ صحیح ابن حبانؒ میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

۵۔ ''**من قتل نفسا معاهدا بغير حقها لم يرح رائحة الجنة، وإن ريح الجنة لتوجد من مسيرة مائة عام**'' (البانیؒ نے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔) ''جس نے کسی معاہدہ والے شخص کو ناحق طور پر قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو ہی نہ پائے گا، اور بے شک اس کی خوشبو تو پوری ایک صدی کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔''

[۲] قتل خطأ: اگر کسی مسلمان کے ہاتھوں غلطی سے یا حادثے میں کوئی معاہد ہلاک ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم میں دیت اور کفارہ واجب کر دیا ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: ﴿**وإن كان من قوم بينكم و بينهم ميثاق فدية مسلمة إلى أهله وتحرير رقبة مؤمنة فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين توبة من الله و كان الله عليما حكيما**﴾

''اور اگر وہ مقتول ایسی قوم کا فرد ہو جس کے اور تمہارے مابین امن کا معاہدہ ہو، تو اس کے افراد خانہ کو اس کی دیت ادا کی جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کر دیا جائے، پس جو شخص غلام نہ پائے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مسلسل دو ماہ روزہ رکھے اور اللہ خوب علم وحکمت والا ہے۔'' [النساء: ۹۲]

خلاصہ کلام: آخر میں کہتا ہوں: ''نوجوانو! اپنی متاع جان سے متعلق اللہ کا خوف کرو، شیطان کے ہاتھوں شکار ہونے سے بچو، ورنہ وہ تمہارے لیے دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب دونوں اکٹھا کرے گا۔ اور بزرگ وادھیڑ عمر والے اور جوان مسلمانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور امت مسلمہ کی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کے معاملات میں اللہ کے غضب سے بچتے رہو۔ اور رکوع میں جھکے ہوئے عبادت گزار بزرگوں اور شیر خوار بچوں کے امور میں خوف الٰہی مدنظر رکھا کرو۔ قابل تحفظ خون اور قابل احترام مالوں سے متعلق ہر دم اللہ کی ناراضگی سے حفاظت چاہتے رہو۔'' ﴿ فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة ﴾ [البقرة: ۲۴] ''پس اس آتش دوزخ سے ڈرتے رہو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

﴿ واتقوا يوما ترجعون فيه إلى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون ۞ ﴾ [البقرة: ۲۸۱] ''اور اس ہیبت ناک دن سے ڈرتے رہو جس میں تمہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا، پھر ہر فرد کو اس کی کارگزاری کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر بالکل ظلم نہ کیا جائے گا۔''

﴿ يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تود لو أن بينها وبينه أمدا بعيدا ﴾ [آل عمران: ۳۰] ''جس دن ہر شخص نے جو بھی بھلائی کی ہوگی اسے حاضر پائے گا اور جو بھی برائی کی ہوگی اسے بھی۔ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس برائی اور اس کے درمیان نہایت لمبی مسافت حائل ہوتی۔''

﴿ يوم يفر المرء من أخيه ۞ وأمه وأبيه ۞ وصاحبته وبنيه ۞ لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه ۞ ﴾ [عبس: ۳۴۔ ۳۷] ''اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر کسی پر ایسی حالت طاری ہوگی جو اسے (اپنے عزیزوں سے) بے پروا کر دے گا۔''

غیرت مند مسلمان نوجوانو!! کم عقلی کو چھوڑ کر ہوش کے ناخن لو، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور زمین میں فساد مچانے